© rasailojaraid.com

مولانا محمد تقی امینی
ناظم دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

محبت اور قربانی

یہ خطاب عید الاضحیٰ کے موقع پر یونیورسٹی میں پڑھا گیا

انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفًا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین ٥

حضرات! آج ملت ابراہیمی کی عید ہے جس میں اللہ کی محبت کی خاطر ہر چیز کے قربان کرنے کا عہد و پیمان ہوتا اور بطور نمونہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآءُ منکم ومما تعبدون من دون اللہ[1]	تمہارے لیے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں عمدہ نمونہ ہے جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور تمام ان چیزوں سے برأت ظاہر کرتے ہیں جنکی تم پرستش کرتے ہو۔

غور سے دیکھا جائے تو اسلام کی حقیقت بس یہی دو چیزیں ہیں۔ (۱) محبت۔ اور (۲) قربانی عارفین نے انسانی عظمت و بلندی کا راز صرف اللہ کی محبت میں دیکھا ہے جس کے لیے ہر چیز کی قربانی لازمی ہے۔ شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ فرماتے ہیں۔

موجودات بسیار بودند و مصنوعات بے شمار لیکن	موجودات و مصنوعات بے شمار تھے لیکن کسی مخلوق کے ساتھ

[1] الممتحنۃ ع ۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیچ موجودے ایں کار نہ بود کہ بآب و گل۔ چوں
ربّ العزت خواست کہ نقطۂ خاک را لباس
وجود پوشاند و بر سریر خلافت بنشاند ملائکہ ملکوت
گفتند "اتجعل فیھا من یفسد فیھا" لطف قدیم
جواب داد "لیس فی الحب مشورۃ" عشق و تدبیر
بہم جمع نشوند، تسبیح و تہلیل شمارا چہ خطر اگر قبول
ما نبود و ایشاں را گناہ چہ ضرر چوں ساقی
لطف قدح اقدح عفو در دست ایشاں نہد
...... شما آں بینید کہ سرکار ایشاں
با ما است در معاملت آں نمی بینید کہ سروکار ما
با ایشاں در محبت چنانچہ قائلے گفتہ است ؎

وإذا الحبیب أتی بذنب واحد
جاءت محاسنہ بألف شفیع[1]

وہ معاملہ نہ تھا جو اس مٹی پانی کے مجموعہ (انسان) کے ساتھ ہوا، جب اللہ کو منظور ہوا کہ اس خاکی پتلے کو وجود کا لباس پہنائے اور خلافت کے تخت پر بٹھائے تو ملائکہ نے عرض کیا "آپ زمین میں ایک ایسی مخلوق کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں جو اس میں فساد برپا کرے گی"۔

"لطف قدیم" نے جواب دیا کہ محبت میں مشورہ نہیں ہوتا اور عشق و تدبیر جمع نہیں ہوتے اگر ہمیں قبول نہ ہو تو تمہاری تسبیح و تہلیل کی کیا قیمت ہے؟ اور اگر ہمارے لطف و عنایت کا ساقی عفو و معافی کا پیمانہ انسانوں کے ہاتھ پر رکھ دے تو ان کو گناہوں سے کیا نقصان ہوگا؟ تم یہ تو دیکھتے ہو کہ معاملات میں وہ ہم سے تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ محبت میں ہم ان سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

جب محبوب سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کے
محاسن ہزار سفارشی کھڑے کر دیتے ہیں۔

محبت میں بڑے نشیب و فراز، اتار چڑھاؤ اور لیل و نہار ہیں رسول اللہ سے سوال کیا گیا۔

ای الناس اشد بلاءً
کن کو زیادہ آزمائش و مصیبت پیش آتی ہے

آپ نے فرمایا۔

الانبیاء ثم الامثل فالامثل[2]
اللہ کے نبیوں کو پھر ان کو جو فضیلت و زندگی میں ان سے قریب ہوتے ہیں پھر ان کو جو ان سے قریب ہوتے ہیں

کتب عشق کا دیکھا یہ نرالا دستور
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

---

[1] مکتوب سی و ہشتم [2] ترمذی، مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض و ثواب المرض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ محبت ہی تھی جس نے ابراہیم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دو اور اسمٰعیل علیہ السّلام کو حکم دیا کہ باپ سے یہ کہو

یٰابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین[1]

اے باپ جس بات کا حکم ہے اس کو کر گزریئے آپ مجھ کو انشاء اللہ صابر پائیں گے

یہ محبت ہی تھی جس نے یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوبؑ سے جدا کیا اور چاہ کنعان میں جھانک دیکھنے کی بھی توفیق نہ دی لیکن پھر جب اسی محبت کی نکلی کو ندی تو مصر سے ان کے پیرہن کی بو سونگھ لی۔

زمصرش بوئے پیراہن شنیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی

بگفت احوال ما برق جہان است
دمے پیدا و دیگر دم نہان است

یہ محبت ہی تھی جس نے حضرت ایوبؑ (جن سے بڑھ کر مشرق میں کوئی مالدار نہ تھا) کے گھر کے سارے اثاثے اور بیٹے بیٹیوں میں کسی کو نہ چھوڑا صرف جسم کی تندرستی باقی رہ گئی تھی، اس میں بھی تلوے سے لیکر سر کی چاندی تک پھوڑے نکل آئے لیکن کیا مجال کہ ان کی زبان ایک لمحے کے لیے شکوہ و شکایت سے آلودہ ہوئی ہو، صبر و شکر کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں صرف یہ درخواست کی۔

ربّ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین[2]

اے میرے پروردگار میں دکھ میں پڑ گیا ہوں تجھ سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں

اور یہ محبت ہی تھی جس نے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے یہ کلمات کہلائے۔

والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل[3]

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں جان ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں

محبت میں ہر چیز کی قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے۔

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل است

قرآن حکیم میں ہے:

---

[1] الصفت ع ۳   [2] الانبیاء ع ۶   [3] بخاری و مسلم، مشکوٰۃ کتاب الجہاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ناقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہٖ

اے پیغمبر آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمھارے باپ بیٹے بھائی بیویاں تمھاری برادری و کنبہ قبیلہ تمھارا مال جو تم نے جمع کیا تمھاری تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو تمھارے رہنے کے پسندیدہ مکانات یہ ساری چیزیں تمھیں اللہ سے اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ جو کچھ اللہ کو کرنا ہے وہ تمھارے سامنے آجائے۔

غور سے دیکھیے! زندگی میں الفت و محبت کے بڑے رشتے یہی ہیں اور اپنی جگہ سب مطلوب و ضروری ہیں لیکن اگر ایمان والی محبت اور ان میں مقابلہ ہو جائے تو پھر مومن وہ ہے جس پر ان میں سے کسی کا جادو نہ چل سکے اور کوئی محبت بھی اتباع و پیروی میں رکاوٹ نہ ڈال سکے۔

محبت میں قربانی کا حال مدینہ کے انصاریوں سے پوچھیے۔ تاریخ اسلام میں جنگ حنین پہلی جنگ ہے جس میں بکثرت مال غنیمت ہاتھ آیا اور انصاریوں کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ دیا۔ یہ حالت دیکھ کر بعض نوجوانوں کو کچھ خیال ہوا تو رسول اللہ نے انصاریوں کو جمع کرکے فرمایا

الا ترضون ان یذھب الناس بالشاۃ والبعیر وتذھبون بالنبی الی رحالکم

کیا تمھاری خوشی کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ لوگ یہاں سے مال غنیمت کے حصے لیکر جائیں اور تم اللہ کے نبیؐ کو اپنے ساتھ لیکر جاؤ۔

یہ سن کر انصار بے اختیار پکار اٹھے :۔

رضینا یا رسول اللہ رضینا یا رسول اللہؐ

اے اللہ کے رسول ہم راضی ہیں اے اللہ کے رسول ہم راضی ہیں۔

قربانی کا حال بدر و احد کے شہداء سے پوچھیے جو اپنا سب کچھ قربان کردینے کے باوجود۔ فزت ورب الکعبۃ " (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوا) کہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے۔

سعدؓ بن ربیع سے پوچھیے جو احد کے زخمیوں میں پڑے سانس توڑ رہے تھے پوچھا گیا کوئی وصیت کرنی ہو تو کرو ——— جواب دیا کہ اللہ کے رسولؐ کو میرا اسلام پہونچا دینا اور قوم سے کہہ دینا کہ ان کی

لہ التوبہ ۲۴ ؎ بخاری و مسلم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راہ میں جانیں قربان کرتی رہے۔

عمارہؓ بن زیاد سے پوچھیے جو زخموں سے چور جاں کنی کی حالت میں پڑے تھے۔ اللہ کے رسول ان کے سرہانے پہنچ گئے۔ فرمایا عمارہ کوئی آرزو ہو تو کہو۔ عمارہ نے اپنا زخمی جسم گھسیٹ کر زیادہ قریب کر لیا اور اپنا سر آپ کے قدموں پہ رکھ کر بزبانِ حال یہ کہا

منم و ہمیں تمنا کہ بوقت جاں سپردن   بہ رخ تو دیدہ باشم تو درون دیدہ باشی

زیاد بن سکن سے پوچھیے کہ جیسے ہی اللہ کے رسول نے ان کا سر ہاتھ میں لیا جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

بچہ ناز رفتہ باشد ز جہاں نیاز مندے   کہ بوقتِ جاں سپردن بسرش رسیدہ باشی

اور اس "خنساءؓ" نامی عورت سے پوچھیے جس نے جنگ یرموک میں نظروں کے سامنے اپنے تمام لڑکے ایک ایک کر کے کٹوا دیے اور جب آخری لڑکا بھی شہید ہو چکا تو پکار اٹھی۔

الحمد للہ الذی اکرمنی بشہادتھم   اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ان کی شہادت سے عزت بخشی

آج ہماری عید ہم سے محبت و قربانی کا مطالبہ کرتی ہے اور ہم عید کے مالک سے بصد آہ و زاری یہ التجا کرتے ہیں۔

خدارا بابِ رحمت کھول دے ہاں کھول دے ساقی
کھڑا کھٹکا رہا ہوں میں در میخانہ برسوں سے

صراحی در بغل ساغر بکف مستانہ وار آ جا
لگائے آسرا بیٹھا ہے اک مستانہ برسوں سے

بس اب آ جا بس اب آ جا کرم فرما کرم فرما
صدائیں دے رہا ہے کوئی بیتابانہ برسوں سے

خواجہ مجذوب

© rasailojaraid.com